میں اسلامی حکومت، اسلامی معاشرہ اور اسلامی کلچر کی سچی تصویر موجود رہے۔ پھر اس لیے بھی اس کے دوام و استحکام کے تمنائی ہیں کہ روئے زمین پر جہاں بھی کوئی مسلمان مظلوم ہے، یہی حکومت سب سے پہلے اس کی مظلومیت کا درد سنتی اور درمان کی تدبیر کرتی ہے۔ کشمیر، فلسطین، میانمر اور افغانستان میں جاری آزادی کی تحریکوں کو مالی اعانت بہم پہنچاتی ہے۔ پھر اس لیے بھی کہ روئے زمین پر تبلیغ اسلام اور اشاعتِ قرآن کیلئے خطیر بجٹ لگاتی ہے۔ پھر اس لیے بھی کہ، ہمارا خزانہ جو ہمیشہ ہی خالی رہتا ہے جب وہ دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچتا ہے تو ڈیڑھ ارب ڈالر کی مدد سے بھر دیتی ہے۔

ہندو کی گاؤ ماتا

اگر گائے ہندوؤں کی واقعی ماں ہے تو پھر ان سے یہ بھی پوچھنا پڑے گا کہ ان کے ابا حضور کون ہیں جس کا جواب یہی بنتا ہے کہ حضرت بیل! پھر یہ بھی کھلنا چاہیے کہ اگر گائے صرف اس وجہ سے ماں ہے کہ دودھ پلاتی ہے تو گاندھی جی کی بکری، بھینس یا بھیڑ بھی تو دودھ دیتی ہیں تو اسی قاعدہ پر یہ سب ان کی مائیں کیوں نہیں ہیں اور اسی قاعدہ پر بکرے، بھینسے اور چھترے دُنبے ان کے ''پتا جی'' کیوں نہیں ہو سکتے یہ بحث اگر اسی طرح عقلی طور پر آگے بڑھائی جائے تو پھر یہ بے عقل و بے شعور جانوروں کی اولادیں ہیں اور یہ ٹھیک ہے کیونکہ مشرک اور بت پرست کی پہلے مت مرتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بھگوان بناتا اور پھر ان کے چرنوں میں اپنا سر رکھ دیتا ہے اور جب کسی کی مت ماری جائے تو وہ انسان کی اولاد بننے کی بجائے حیوانوں اور ڈھور ڈنگر کی اولاد بن جاتا ہے بلکہ ہاتھیوں اور اژدہا کا پجاری مسلمان بھارت میں ہوں یا امریکہ میں، ان کے نزدیک ملیچھ ہیں مگر لالہ جی جب عرب ممالک میں جاتے ہیں تو اسی ملیچھ قوم کے لوگوں کی جوتیاں سیدھی کرتے ہیں اور دنیوی مفادات اٹھاتے ہیں۔ یہ کیسی احمق قوم ہے، ہاں پہلے درجہ میں احمق، کیونکہ شرک اختیار کرنے سے پہلے اُحمق ہونا اور اپنے تیئں گائے اور بیل کی اولاد تسلیم کرنا لازم ہے۔ یہ بھارت کے مجبور اور مظلوم مسلمانوں کو اس لیے مارتا ہے کہ مسلمان گائے کا دودھ پیتے، گوبر سے اپلے پاتھتے، اس کا گوشت کھاتے اور چمڑے سے جوتے تیار کرتے۔ یہ اتنے احمق ہیں کہ مسلمان کفش دوز ان کی ماں کے چام سے جوتے بناتے اور یہ بصد فخر یہ جوتے زیب پا کرتے ہیں۔ ان کی یہ ماں جب بوڑھی ہو جاتی ہے تو اسے اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کے ہاتھوں بیچ کر پیسے کھرے کر لیتے ہیں جبکہ جانتے ہیں کہ یہ بوچڑ ان کی ماں کی ہتیا کر کے اس کا گوشت بیچے گا مگر شرک کی وجہ سے سوچنے سمجھنے کی لیاقت سے محروم ہو چکے ہیں۔ تقسیم سے پہلے کئی ہندو جو شرما کہلاتے تھے، ہمارے ٹیچر تھے اور گوشت خوری کو حرام کہتے تھے، چوری چوری گوشت ہمارے ذریعے منگواتے